یہ مختصر جامع رسالہ، ہدایت قبالہ، رخِ سنیت اُجالا کرنے والا، صلح کلیت کے پ

اُڑانے والا، حقانیت کو مہرِ نیمروز کی مانند روشن کرنے والا،

کذب و بہتان کے خیالی ڈھانچے کو ڈھانے والا

مسمیٰ بنام تاریخی

ابراق بریلی فی ردِ فتنۂ دہلی

۳۴ ـــــــ ھ ـــــــ ۱۴

قسط اول

مؤلف

شرف الدین رضوی

نامہ نگار: روزنامہ راشٹریہ سہارا اردو

Mob. - 08452012959

ناشر

رضائے خواجہ پبلیکیشن، مسجد بڑی ہتائی، امام باڑہ روڈ

سرکارِ اعظم اجمیر شریف

نام کتاب	ابراق بریلی فی ردفتنۂ دہلی
مؤلف	شرف الدین رضوی
سن اشاعت	۱۴۳۴ھ
پروف ریڈنگ	مولینا نقیب الرحمٰن مرکزی
تعداد	۱۱۰۰
قیمت	

ملنے کا پتہ:
بزم رضائے خواجہ اجمیر معلّی

لاتجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الأخر یوادو

من حاد اللہ ورسولہ ولوکانوا اٰباء ھم

اوابناءھم اواخوانھم اوعشیرتھم

(سورہ مجادلہ شریف)

ترجمہ:

تو نہ پائے اُن لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور قیامت

کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالفوں سے

اگرچہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔

الحديث

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ُقال :
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :
یکون فی اٰخرالزمان دجالون ،کذابون،
یأتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم
ولا آباء کم فایاکمو ایاهم لایضلونکم ولا
یفتنونکم

(صحیح مسلم شریف)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
آخری زمانے میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے۔ جو تمہارے پاس ایسی
باتیں لے کر آئیں گے جن کو نہ تم نے سُنا ہوگا۔ اور نہ تمہارے آباء
واجداد نے۔ لہٰذا اُن کو اپنے سے دور رکھنا۔
اُنسے خود دور رہنا۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں۔
فتنے میں نہ ڈال دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

زیر نظر تحریر پُر تنویر ممتاز الفقہاء،سلطان الاساتذہ
محدثِ کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ
النورانی نائب قاضی القضاۃ فی الھند کی ھے .جوآپ نے جامع
معقولات ومنقولات مفتی اختر صاحب کے رسالہ
"راہ عمل "میں تحریر فرمائی ،
نذرِ قارئین ھے:۔

آج کل کچھ لوگ اپنے دنیاوی مفاد کی خاطر بدمذہبوں سے اختلاط واتحاد کواتنی اہمیت دینے لگے کہ گویا اُنہیں اخوت دینی حاصل ہے۔بدمذہبوں کی بدعقیدگی اور اللہ ورسول کی جناب میں ان کی گستاخی ودریدہ دہنی کے اظہارواعلان سے نہ صرف گریز کرتے ہیں بلکہ اس دور کے علمائے معتمدین پر تبرا بازی سے بھی باز نہیں آتے جواس سلسلے میں مسلمانوں کوحزم واحتیاط اور بددین فرقوں سے اجتناب واحتراز کاحکم دیتے ہیں ان لوگوں کاایک گروہ یہاں تک کہتا ہے کہ مسلمانوں کے دنیاوی مفاد کے تحفظ کے خاطر ہرکلمہ گوسے اتحادضروری ہے۔ایسی حالت میں اپنے دینی اوراعتقادی اختلافات کو بالائے طاق رکھ دینالازم ہے۔پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ یہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے حالانکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز نے بارگاہِ رسالت کے گستاخوں سے میل جول کوایمان کے لئے خطرناک ترین سم قاتل قرار دیا ہے۔

استثنائی حکم صرف اسی صورت میں دیا جا سکتا ہے کہ اشترکِ عمل کے بغیر مسلمانوں کے بنیادی حقوق کا حصول ناممکن ہو تو اس شرط کے ساتھ مشترکہ کوششیں جائز ہیں کہ وہاں نہ میل جول ہو نہ وہاں دوستانہ تعلقات کا ارتکاب ہو نہ اہل سنت کے دینی وقار کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔ جبکہ ان شرطوں کا فقدان موجودہ حالات میں نہ صرف مظنون بلکہ واقع ہے۔ اُن مولویوں نے اب تک مسلمانوں کے کتنے بنیادی مسائل حل کیے؟ اور قید و بند میں ماخوذ کتنے افراد کو نجات دلانے میں کامیاب ہوئے؟ یہ لوگ تو ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء کے فسادات میں ماخوذ مسلمانوں میں سے کسی کی ضمانت نہ کرا سکے اور نہ کسی مقدمے کی پیروی کا انتظام کر سکے البتہ بہت سے مسلمانوں کو کتاب و سنت کے احکام سے منحرف کرنے کے حصہ دار بنتے رہے۔

اس ضمن میں یہ لوگ برہانِ ملت اور علامہ ارشد القادری علیہما الرحمہ کے نام پیش کرتے ہیں۔ کہ ان حضرات نے مسلم پرسنل لا بورڈ کے اجلاس میں شرکت کی۔ مگر یہ لوگ قصداً اس امر کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ اولاً ان حضرات کے تشخص کے سامنے پورے پرسنل لا بورڈ پر سکتہ طاری رہتا تھا پھر ان حضرات نے بورڈ کے ممبروں میں سے نہ کسی کی تقریر سُنی نہ اس امر کا موقع دیا بلکہ حضرت علامہ نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ بورڈ کے علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارا جو اختلاف تھا وہ اب بھی ہے اور جب تک یہ لوگ توبہ نہیں کرتے ان سے ہمارا اختلاف قائم رہے گا اس کے بعد ان حضرات نے مسلمانوں کے عائلی قانون میں حکومت کی دخل اندازی کے خلاف تقریر بھی کی اور حکومت سے باز پرس بھی کی پھر یہ دونوں حضرات واپس آگئے بعد میں جب یہ امر منکشف ہو گیا کہ پرسنل لا بورڈ اپنی مخصوص مطلب برآری کے لئے ہمارے علماء کی شرکت پر مصر ہے تو ان حضرات نے اپنا رابطہ پرسنل لا بورڈ سے منقطع کر لیا بلکہ علامہ ارشد القادری نے اپنی علٰیحدہ ایک تنظیم بنام "مسلم پرسنل

لا کانفرنس'' قائم کی اور سیوان اور ہندوستان کے دیگر کئی شہروں میں پرسنل لا بورڈ سے
الگ رہ کر شاندار کانفرنسیں کیں۔ اور اشتراکِ عمل کے بجائے اپنے مذہبی
تشخص کی بقاو استحکام کی راہ اختیار فرمائی۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان میں
اہل سنت کو تمام کلمہ گو جماعتوں کے بالمقابل اکثریت حاصل ہے۔
اس لئے ضروری ہے کہ سنیوں میں باہمی اتحاد کی کوشش کی
جائے اور اس طرح اپنے اعتقادی تشخص کی بقا کے
ساتھ مسلمانوں کے مذہبی و سیاسی مفادات کے
لئے جدوجہد کی جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا

ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے، کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

غالباً شعبان المعظم کی ابتدا اور تعطیل کلاں ہو چکی تھی، طالبانِ علم و معرفت اپنے اپنے وطن عزیز کوچ کر چکے تھے۔ اور گلشن علم کی ساری بلبلیں بسیرے کو جا چکی تھیں فقیر راقم الحروف اپنے روزنامہ ''سہارا'' کے دفتر میں مختلف موضوعات پر اپنے عزیز دوست حافظ صاحب کے ساتھ کچھ تبادلہ خیال کر رہا تھا کہ یکا یک ڈاکیئے کی آمد ہوئی۔ جو کہ آئے دن ہوتی رہتی ہے، کچھ رسائل دے کر اپنی راہ چلتا بنا۔ مختصر یہ کہ جب میں نے اس مغلق بنڈل کو کھولا اور سرِ ورق پر اس کتاب کے مؤلف یا بالفاظ دیگر ''نقاد بیجا'' کا نام پڑھا، یکا یک میری ہنسی چھوٹ پڑی، حافظ صاحب جو ابھی تک میرے چہرے کو بغور دیکھ رہے تھے، بولے ''کیا جی کسی نے مزاحیہ رسالہ ارسال کیا ہے؟''۔ میں نے کہا وہ تو پتہ نہیں

جی! پر مصنف کا نام بڑا عجیب ہے۔ مولانا "لیس" (yes) اختر مصباحی۔ یہ yes نام کب سے رکھا جانے لگا! اب حافظ صاحب جو کہ اپنی ہنسی روک نہ سکے، بولے خیر ہے yes اختر نام ہے، No اختر نہیں ہے۔ خیر اب آپ ناراض نہ ہوئیے گا کہ ساری غلطی میرے پڑھنے کی نہیں کچھ آپ کے تصحیح کنندگان کی بھی ہے۔ کہ سرِ ورق کا رسم الخط ہی ایسا تھا۔ جس کا عکس نذر قارئین ہے۔ ہاں بعد سرورق جب نام پڑھا تو شُبہ کا ازالہ ہو گیا۔

بچپن میں میں نے اپنے بزرگوں سے ایک مثال سُنی تھی "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" بچپن کے محدود ذہن کے اعتبار سے یہ مثال سمجھنا دشوار کُن تھا، لیکن آج جب دہلی کی کسی مسجد کے امام صاحب کی رِسَلیا پڑھ رہا تھا، بچپن کی سُنی ہوئی مثال خوب سمجھ میں آرہی تھی۔ اور ساتھ ہی ساتھ باعتبارِ مثال اس بلی کا تصور بھی ہو رہا تھا جو دہلی میں کھمبا نوچ رہی تھی۔ نہیں

معلوم اُس بلی کا یہ عمل بے وقوفانہ اب جاری ہے یا نہیں؟

امام صاحب صفحہ نمبر ۱۱ پر لکھتے ہیں۔

''آج کل کے جو لوگ قلتِ علم ومطالعہ اور ناقص تجربہ ومشاہدہ کی وجہ سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ جب تک اپنے بیان وخطاب کے ذریعے کسی فرقۂ باطلہ کے اساطین کو بار بار خبیث مردود کافر ومرتد نہ کہا جائے اس وقت تک ردِ فرقۂ باطلہ کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔''

اب میں امام صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص فرقۂ باطلہ کے پیشواؤں کا رد کرکے اہل سنت وجماعت کو اُن مرتدین سے نفرت دلاتا رہے، ان کا ایمان بچاتا رہے، دشمن خدا ورسول کا رد کرکے اُن سے دور بھگاتا رہے، مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑوں کو بھیڑیوں کے چنگل سے بچاتا رہے اور مرتدین ومشرکین کو بار بار خبیث، مردود، مرتد، کافر، کہہ کہہ کر عداوت دلاتا رہے، تو کیا وہ شخص شریعت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے تحت کسی مؤاخذے کا ذمہ دار ہوگا؟ کیا وہ گنہگار ہوگا؟ کیا اس کا یہ بیان درست نہیں؟ یا پھر نہی عن المنکر کے تحت اجر وثواب کا حقدار ہوگا؟ بینوا توجروا!

ارے امام صاحب! کیا آپ کے نزدیک کافر، مرتد کو بار بار خبیث، مردود، کافر، مرتد کہنا صحیح نہیں؟ اگر صحیح نہیں تو یہ لکھ کر مہر ودستخط کے ساتھ ارسال فرمائیں۔ اور اگر صحیح ہے تو آخر آپ کو کیوں تکلیف وپریشانی ہے! کہیں ایسا تو نہیں کہ دل کے کسی گوشے میں اُن سے ہمدردی اور نرمی کا جذبہ کارفرما ہے؟ ع

''کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے''

امام صاحب کی مذکورہ عبارت میں یہ جملہ قابل غور ہے کہ ''جب تک فرقۂ باطلہ کے اساطین کو بار بار کافر ومرتد نہیں کہہ لیتے'' تو جناب فرقۂ باطلہ کے اساطین

کو بار بار کافر و مرتد، خبیث و مردود نہ کہا جائے تو کیا معاذ اللہ فرقہ حقہ کے اساطین کو کافر مرتد کہا جائے؟

سُنیے امام صاحب! بار بار نہیں بلکہ ہزار بار، ہزار بار نہیں بلکہ لاکھ بار بلکہ اگر وقت پڑے گا تو سرِ دار فرقہ باطلہ کے اساطین کو کافر و مرتد کہا جائے گا۔ یہ نصیحت (بزعم خود) ''لامحدود علم ومطالعے ومشاہدے'' والے بقلم خود رئیس القلم اپنے تک محدود رکھیں، نہیں نہیں! بلکہ اس نصیحت سے خود بھی احتراز واجتناب کریں۔ ہمیں ایسے ناصح اور نصیحت کی کوئی ضرورت نہیں۔ الحمد للہ! ثم الحمد للہ ہمارے لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی جیسا ناصح اور ان کی پیاری نصیحتیں کافی ووافی ہیں۔

اب آیئے آیۃ من آیات اللہ معجزۃ من معجزات رسول اللہ حضور سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی بارگاہِ عدل وانصاف میں چلیں، مقدمہ وہیں پیش کریں، جوابِ عادل اپنے ہاتھ لیں۔

سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام حجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

''(پھر فرمایا) امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے ایک عالم صاحب کی وفات ہوئی اُن کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا فرمایا جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کتے کو راعی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے۔ مانیں نہ مانیں یہ اُن کا کام، سرکار نے فرمایا کہ بھونکے جاؤ بس اس قدر نسبت کافی ہے لاکھ ریاضتیں لاکھ مجاہدے اس نسبت پر قربان جس کو یہ نسبت حاصل ہے اس کو کسی مجاہدے کسی ریاضت کی ضرورت نہیں (پھر فرمایا) اور اسی میں ریاضت کیا تھوڑی

ہے جو شخص عزلت نشین ہوگیا نہ اس کے قلب کو کوئی تکلیف پہنچ سکتی ہے نہ اس کی آنکھوں کو نہ اس کے کانوں کو۔ اس سے کہیے جس نے اوکھلی میں سر دیا ہے اور چاروں طرف سے موسل کی مار پڑ رہی ہے کئی ہزار کی تعداد میں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نہ مجھ کو کبھی دیکھا نہ میں نے کبھی اُن کو دیکھا اور روزانہ صبح اُٹھکر پہلے مجھے کوستے ہوں گے پھر اور کام کرتے ہوں گے اور بحمد اللہ تعالیٰ لاکھوں کی تعداد میں وہ لوگ بھی نکلیں گے جنہوں نے نہ مجھ کو دیکھا اور نہ میں نے اُن کو دیکھا اور روزانہ صبح اُٹھ کر نماز کے بعد میرے لیے دعا کرتے ہوں گے (پھر فرمایا) گالیاں جو چھاپتے ہیں اخباروں میں اور اشتہاروں میں وہ اخبار واشتہار تو ردی میں جل کر خاکستر ہوجاتے ہیں لیکن وہ چٹکیاں جو ان کے دلوں میں لی گئی ہیں وہ قبروں میں ساتھ جائیں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ حشر میں رسوا کریں گی صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وصال کو تیرہ سو برس سے زائد ہوئے اِس وقت تک تبرے سے اُنہیں نجات نہیں یہ کیوں اس لیے کہ غاشیہ اُٹھایا حق کا اپنے کندھوں پر اور دور مٹایا اہل باطل کا رحم اللہ عمر ترکه الحق مالهٗ من صدیق اللہ رحمت کرے عمر پر کہ حق گوئی نے اُسے ایسا کردیا کہ اس کا کوئی دوست نہ رہا۔''

(ملفوظ شریف)

سبحان اللہ کتنا صاف بیان فرمارہے ہیں کہ جنت عطا کی گئی لیکن علم کے سبب نہیں بلکہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے ہوشیار وخبردار کرنے کے سبب۔

اسی بار بار بھونکنے سے آپ کو خلش ہے ارے یہ ہی بار بار بھونکنا تو ذریعۂ بخشش ہے پھر ارشاد فرمایا۔ ''مانے نہ مانے یہ اُن کا کام سرکار نے فرمایا کہ بھونکے جاؤ بس اس قدر نسبت کافی ہے''۔ سبحان اللہ کتنا پیارا ارشاد ہے کہ کوئی مانے نہ مانے بس تمہارے لئے یہی حکم ہے کہ بھونکے جاؤ۔ بھیڑوں کو خبردار کئے جاؤ بھیڑیوں سے ہوشیار کئے جاؤ مانے

تو نور پائے گا نہ مانے تو نار میں جائے گا، مگر تمہارا کام تو ہو ہی جائے گا۔ اور پھر اسی سطر کے آگے اس نسبت کی شان کو اس بار بار بھونکنے کو مصطفیٰ پیارے کی بھولی بھیڑوں کو بھیڑیوں سے ہوشیار و خبردار کرنے کو لاکھ ریاضتوں لاکھ مجاہدوں سے افضل بتا رہے ہیں۔ ایمان تازہ فرما رہے ہیں۔ ارے صرف افضل نہیں بلکہ لاکھ ریاضتیں لاکھ مجاہدے اسی نسبت پر قربان فرما رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

"لاکھ ریاضتیں لاکھ مجاہدے اس نسبت پر قربان جس کو یہ نسبت حاصل اس کو کسی مجاہدے کسی ریاضت کی ضرورت نہیں۔"

اور اسی سطر کے آگے فرماتے ہیں۔

"اس سے کہیے جس نے اوکھلی میں سر دیا ہے۔ اور چاروں طرف سے موسل کی مار پڑ رہی ہے کئی ہزار کی تعداد میں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نہ مجھ کو کبھی دیکھا نہ میں نے کبھی ان کو دیکھا اور روزانہ صبح اُٹھ کر پہلے مجھے کوستے ہوں گے پھر اور کام کرتے ہوں گے"

امام صاحب! پڑھئے اور غور سے پڑھئے آخر اوکھلی میں سر دینے والوں پر تنقید کر کے موسل مارنے والوں کی فہرست میں آپ بھی شامل ہوئے یا نہیں؟۔ ہاں اس عبارت میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالکل صاف بتا رہے ہیں کہ جب اس نسبت پر عمل کرو گے تو کئی ہزار کی تعداد میں نامعلوم وہ لوگ ہوں گے جو صبح اُٹھ کر پہلے کوستے ہوں گے۔ ہمیں اُن نامعلوم کی فہرست میں آج ایک معلوم بھی ہو گیا۔

اب ہم اپنے قارئین سے یہ گزارش کرنا چاہیں گے کہ ملفوظ شریف کی مذکورہ عبارت کو بار بار بلکہ کئی بار بلکہ ہزار بار پڑھیں اپنا ایمان تازہ کریں عقیدہ پختہ کریں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سچے دل سے مانیں، مسلک اعلیٰ حضرت کو حق جانیں اور اس پر عمل کریں اور اس کو ماننے، عمل کرنے کا حق اس وقت تک مکمل نہ ہوگا جب

تک کہ خداورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں وگستاخوں کا حسبِ استطاعت خوب ردنہ کریں۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو مصیبت کے وقت پکاریں پریشانی کے وقت آواز دیں اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا سے مددگار پائیں۔

مصیبت میں جہاں سوچا رضا آواز دوں تجھ کو
مری آواز سے پہلے تری آواز آئی ہے

امام صاحب نے اپنے کتابچے کے صفحہ نمبر ۱۲ پر امام اعظم ابوحنیفہ کانفرنس بمبئی ولکھنؤ کا ذکر کرتے ہوئے دونوں کانفرنسوں کا نتیجہ یہ نکالا کہ عوام نے اسے بہت پسند کیا، جیسا کہ امام صاحب خود لکھتے ہیں۔

''ہزاروں سامعین نے بے حد پسند کیا اور اس کی خواہش ظاہر کی بلکہ مطالبہ کیا کہ آئندہ بھی اسی طرح کے پروگرام ہوتے رہنے چاہئے''

ہزاروں سامعین نے تو بہت پسند کیا لیکن ہمارے ان مشائخ طریقت حضرت مخدومی سید امین میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ، حضور مخدومی سید اویس مصطفیٰ صاحب قبلہ سجادہ نشین بلگرام شریف، حضور مخدومی سید گلزار میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین مسولی شریف ضلع بارہ بنکی دام ظلہم الاقدس نے آخر اس کانفرنس میں کیوں شرکت نہیں فرمائی؟۔ ع ''یہ معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا''

اب میں آگے کچھ کہنے سے پہلے ان پیشہ ور اماموں اور مقررین کے لئے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ عالیشان ذکر کرنا بہتر سمجھتا ہوں۔ ملاحظہ ہو۔

''اگر واعظ اکثر واعظان زمانہ کی طرح کہ جاہل وناعاقل وبے باک ونا قابل ہوتے ہیں مبلغ علم کچھ اشعار خوانی یا بے سروپا کہانی یا تفسیر مصنوع یا تحدیثِ موضوع، نہ عقائد کا پاس نہ مسائل کا احتفاظ نہ خدا سے شرم نہ رسول کا لحاظ، غایت مقصود پسندِ عوام اور نہایت مراد جمع حطام، یا ذاکر ایسے ہی ذاکرین غافلین جاہلین سے کہ رسائل پڑھیں تو جہال مغرور کہ اشعار گائیں تو شعراء بے شعور''۔

(فتاویٰ رضویہ شریف)

اب ذرا اس فرمان عالیشان کے پس منظر میں مسجد کے امام صاحب کا وہ قول دیکھئے کہ بجائے یہ کہنے کے کہ سنیت، مذہب ومسلک کا کتنا کام ہوا یہ فرما رہے ہیں عوام نے بہت پسند کیا! واہ رے امام صاحب آپ کی خودغرضی!

پورے کتابچے کو دیکھنے کے بعد ایک اور چیز کا اندازہ ہوا کہ اگر اس کا نام قصائد ابنائے اشرفیہ تجویز کیا جاتا تو شاید زیادہ موزوں ہوتا۔ صفحہ نمبر ۱۳ ار پر لکھتے ہیں۔

''اگر کوئی شخص بے محابا یہ کہتا یا لکھتا ہے کہ یہی حال لگ بھگ دعوت اسلامی کا بھی ہے کہ یہ صلح کلی تحریک جس کی باگ ڈور مولوی الیاس صاحب کے ہاتھ میں ہے ایسے ہر شخص سے جو متعین اور نامزد طور پر کسی بھی سُنی کو صلح کلی کہے یا لکھے اس سے یہ مطالبہ کیا جانا چاہئے کہ ثبوت شرعی پیش کیجئے''۔

آپ دوسروں کے بارے میں تو کم اور محدود مطالعے ومشاہدے والا ہونے کا زوردار دعویٰ کر رہے ہیں، مگر آپ کا کتنا ''لامحدود'' مطالعہ ہے خوب سمجھ میں آرہا ہے۔

کاش آپ دعوتِ اسلامی کا منشور پڑھ لیتے تو یہ اعتراض جاہلانہ نہ کرتے۔ جنہوں نے اپنے منشور میں صاف طور پر لکھ دیا کہ ہمارے اجتماعات سے بدمذہبوں کا رد نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ مدظلہ النورانی نے اپنی تقریرِ پُر تنویر میں بیان فرمایا۔ پھر امام صاحب! آپ نے خود حضور شیر بیشہ اہل سنت کی تحریر کے حوالے سے جو صلح کلیت کی تعریف بیان کی ہے کہ۔

''جو اُن کے رد و طرد سے ناخوشی ظاہر کرے وہ صلح کلی ہے''

تو اس تعریف کے پیش نظر وہ صلح کلی ہوئے یا نہیں؟

علاوہ بریں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

''یہ شخص اگر خود عالم کامل نہیں تو مستند علمائے دین کا فتویٰ نہ ماننے کے سبب ضال وگمراہ ہے قرآن عظیم نے غیر عالم کیلئے یہ حکم دیا کہ عالم سے پوچھو نہ یہ کہ جس پہ تمہارا دل گواہی دے عمل کرو فاسئلو ا اھل الذکران کنتم لاتعلمون'' (فتاویٰ رضویہ شریف)

پھر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رسالۂ مبارکہ ''عطایا القدیر فی حکم التصویر'' جس میں دلائل و براہین کے ساتھ تصویر یعنی فوٹو وغیرہ کو ناجائز وحرام فرمایا ہے۔ تو جناب! اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ سے لے کر آپ کے تمام خلفاء اور مستند علمائے اہل سنت اس کو ناجائز وحرام قرار دیتے رہے اور میرے اعلیٰ حضرت تو امام المستندین!

تو کیا اب تصویر کو جائز بلکہ کارِ ثواب کہنے والا ضال وگمراہ ہوا یا نہیں؟

حرمت تصاویر کے سلسلے میں الملفوظ شریف سے ایک اہم حوالہ تحریر کیا جاتا ہے:

مؤلف: مولوی حشمت علی صاحب قادری رضوی لکھنوی سلمہ، کے دل میں یہ خیال آیا کہ قرآن عظیم میں یعلمون مایشاء من محاریب و تماثیل ہے یعنی سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جن اُن کی حسبِ منشاء محرابیں اور تصویریں بناتے تھے اور یہ

ثابت ہے کہ اگلی شریعتوں کو جب رب عزوجل بغیر انکار کے بیان فرمائے تو وہ احکام ہمارے لئے بھی ہوتے ہیں اور تصویروں پر قرآن عظیم نے انکار نہ فرمایا اور جن احادیث سے حُرمت ثابت ہوتی ہے وہ سب آحاد ہیں۔ تو قرآن عظیم کو منسوخ نہیں کر سکتیں، یہ شُبہ دل میں لیے ہوئے حاضر خدمت ہوئے۔ اور عرض کیا حضور والا حرمتِ تصاویر متواتر ہے؟

ارشاد: ہاں حُرمت تصاویر متواتر ہے مگر وہ احادیث جن سے حُرمت ثابت ہوتی ہے وہ سب فرداً فرداً آحاد ہیں مگر مجموعہ سے حُرمت متواتر ہوجاتی ہے تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ حُرمت تصاویر کی حدیث متواتر المعنیٰ ہے اور حدیث متواتر المعنیٰ قرآنِ عظیم کو منسوخ کرسکتی ہے۔ جیسے ایسی احادیث نے یعلمون مایشاء من محاریب و تماثیل منسوخ کردیا۔ الملفوظ شریف

اب امام صاحب کی منظور نظر دعوت اسلامی ٹیلویژن کے ذریعے مدنی چینل پر نہ صرف گھر گھر بلکہ مساجد میں تصاویر کی نمائش کر کے گمراہ گر ہوئی یا نہیں؟

آپ نے اپنی کتابچہ کی ابتدا سے لے کر چند اوراق تک جن چند اکابر واسلافِ اہل سنت کے اقوال ذکر کئے ہیں ان سے آپ کچھ نتیجہ تو نکال نہ سکے، آخر ان کے ذکر سے آپ کا کیا مقصود ہے؟ کیا آپ ان اقوال کا مفہوم مخالف یہ نکالنا چاہتے ہیں کہ وہابیوں دیوبندیوں کفار و مرتدین سے اتحاد و اتفاق جائز ہے یا اور کچھ؟ حالانکہ ہر ذی شعور ان کو پڑھ کر بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ اقوال بزرگاں خود آپ ہی پر مثل قہر خداوندی کے قائم و دائم ہیں۔ بطور نمونہ امامِ موصوف کی کتاب کے دو اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۷ پر ساتویں نصیحت: "یہ ہے کہ اپنے دین و عقائد پر ایسے سخت اور مضبوط رہیں کہ دوسرے متعصب سمجھیں اس لئے کہ دین حق اور عقائد حقہ میں تصلب مقبولیت کی علامت ہے اور محمود و پسندیدہ اور دین باطل میں غلو (غالی ہونا، اڑ جانا)

بدبختی کی نشانی ہے اور مذموم وناپسندیدہ"۔

(۲) صفحہ نمبر ۹۔۱۰ "بلکہ جس تعصب کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مذموم اور برا فرمایا ہے اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ باطل وکذب وجور وظلم کی حمایت کی جائے۔ لیکن دینِ حق کی نصرت واعانت، مذہبِ حق کی حفاظت، امرحق کی طرف داری واشاعت، اسی طرح دین باطل کی اماتت، مذہب باطل کی نکایت، اہل باطل کی اہانت، امر باطل کی مخالفت ہرگز تعصبِ مذموم نہیں۔ بلکہ یہی وہ تعصبِ محمود ہے جس کو علمائے اہل سنت کی اصطلاح میں تصلب کہتے ہیں۔"

ذی شعور قارئین ان دو اقتباسات سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کس حد تک بلکہ مکمل طور پر ہمارے موقف کی دلیل ہیں اور ہمیشہ ہمیش امام صاحب پر قائم ودائم ہیں۔ ان دونوں اقتباسات سے اپنے عقائد حقہ پر پختگی کے ساتھ اس طرح قائم ودائم رہنے کی تاکید ہے کہ دوسرے متعصب سمجھیں۔ امام صاحب! اب اگر کوئی شخص ان نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے اپنے عقائد حقہ پر مضبوطی سے قائم رہ کر خوب ردِّ فرقۂ باطلہ کرے اور آپ اس سے متعصب ہوں تو اپنا نتیجہ خود اخذ کرلیں۔

آپ نے حضور شیر بیشہ اہل سنت کی تعریف صلحکلیت بیان کی ہے جس میں خود حضور شیر بیشۂ اہل سنت ارشاد فرماتے ہیں کہ "جوان کے رد وطرد سے ناراضگی ظاہر کرے وہ صلح کلی ہے"۔ تو جناب دوسروں کو تو آپ نے قلت علم ومطالعہ وناقص تجربے ومشاہدے والا خوب لکھ مارا اور خود اپنے کثرت علم ومطالعہ ولامحدود مشاہدے کا یہ حال ہے کہ "طرد" کا معنی لغوی بھی نہ سمجھ سکے۔ کیا کہنا یہ آج کے نام نہاد رئیس القلم ہیں!۔

کاش آپ "طرد" کے معنی لغوی کی جانب رجوع کرلیتے تو ہدایت پا جاتے اور قلمبند کرنے کی جسارت نہ کرتے۔ "طرد" کا لغوی معنی دھتکارنا، دور کرنا، اپنی ناراضگی

ظاہر کرنا ہے۔ تو جناب! اب کوئی شخص وہابیوں سے ہاتھ ملائے اور دھتکارے نہیں بلکہ دھتکارنے پر ناراض ہو وہ صلح کلی ہوا یا نہیں؟ لوجہ اللہ الحمد! ہمارے اس بیان سے کالشمس فی وسط السماء روشن وواضح ہوگیا کہ اگر کوئی شخص وہابیوں سے ہاتھ ملائے گا، دھتکارے یا بھگائے گا نہیں یا دھتکارنے، بھگانے پر ناراض ہی ہوگا تو وہ ضرور صلح کلی کہلائے گا وللہ الحجۃ السامیہ۔

بغض وعناد کی ایک اور کڑی:

حسد کی آگ اگر یہیں پر آکر ٹھنڈی ہو جاتی پھر بھی غنیمت تھی لیکن آگے بڑھ کر حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری وحضور محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ امجدی رضوی اوران تمام شرعی کونسل فقہی سیمینار بریلی شریف کے داعیان کو بھی نہ بخشا۔ اور چھ سات سال سے اُبال مارتا ہوا حسد کا جوالہ مکھی پھٹ پڑا۔ چنانچہ صفحہ نمبر ۳۴ پر لکھتے ہیں۔

''چھ سات سال پہلے کی بات ہے کہ نامعلوم اسباب کے تحت حضرت مولانا خواجہ مظفر حسین رضوی وحضرت مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی وحضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی وحضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن مضطر رضوی پورنوی اور راقم سطور یٰسین اختر مصباحی کے نام فہرست شرکاء ومدعووین سے بیک جنبش قلم اجتماعی طور پر خارج کردئے گئے۔

مجھے اپنے بارے میں اس اعتراف واظہار واعلان میں کوئی تکلف نہیں کہ فقہ وافتاء میں درک وکمال تو دور کی بات، اوسط بلکہ ادنیٰ درجے کا بھی علم اور صلاحیت میرے پاس نہیں ہے اس لئے جو ہوا بہتر ہوا البتہ دیگر حضرات کا کیا جرم

وقصور تھا؟ کیا وہ شرکاء و مدعوین سیمینار کی فہرست کے آخر میں بھی جگہ پانے کے اہل نہیں؟ ''یہ معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔''

ہاں! اب اس مضمون کو پڑھ کر سمجھ میں آگیا کہ پانی کہاں مر رہا ہے۔ اور ''عرفانِ مذہب و مسلک'' کی اصل تالیف کی کیا وجہ ہے۔ چھ سات سال سے پل رہا سُونامی کتنی شدت اختیار کر گیا ہوگا کہ ساحل پر اتنی موجیں وجود میں آئیں۔ قارئین کرام غور کریں کیسا صاف فقہی سیمینار بریلی شریف پر کیچڑ اُچھالنے کی ناکام وناپاک کوشش کی جارہی ہے۔ جو حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کی سرپرستی میں جامعۃ الرضا میں منعقد ہوتا ہے۔

اور صفحہ نمبر ۳۳ ر پر تحریر کرتے ہیں۔

''مرکز اہل سنت بریلی شریف میں بھی شرعی کونسل عمل میں آچکا ہے''

حالانکہ حضور حجۃ الاسلام اور آپ کے بعد حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما واکابر علمائے اہل سنت اس جیسی نشست اور دورِ حاضرہ میں پیدا ہونے والے مسئلوں پر گفتگو فرماتے رہے۔ جس کو اب حضور تاج الشریعہ دام ظلہ الاقدس کی سرپرستی میں فقہی سیمینار کا نام دے دیا گیا۔ اب اس کو موصوف کی جہالت یا تجاہل عارفانہ کہیے۔

لطیفہ:

قارئین کرام ایک بار پھر سے مسجد کے امام صاحب کے قول کو دیکھیں۔ لکھتے ہیں نامعلوم اسباب کے تحت فلاں فلاں اور خود کو بھی ذکر کر کے کہ خارج کر دئے گئے۔ پھر آگے لکھتے ہیں کہ جہالت کے سبب مجھے نکال دیا گیا۔ تو جو نامعلوم سبب تھا چند سطور کے بعد کیسے معلوم ہوگیا؟ اور اگر چند سطور کے بعد یاد ہی آگیا تھا تو اوپر تصحیح کر دینا چاہیے کہ مجھے اپنا سبب معلوم ہوگیا کہ میں جاہل ہوں۔

اگر کوئی اپنے آپ کو جاہل کہے تو وہ اس کی تواضع وانکساری پر محمول کیا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی بڑا یا اکابر میں سے اُسے قولاً فعلاً یا اشارۃً کنایۃً ہی سہی جاہل کہے تو وہ اس کی جہالت کی سند ہو جائے گی۔ اب حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ نے امام صاحب کو راندۂ درگاہ کیا اور امام صاحب اس کا سبب اپنی جہالت بتاتے ہیں تو گویا کہ کنایۃً حضور تاج الشریعہ نے امام صاحب کی جہالت کی سند دے دی۔ پھر چھ سات سال بعد سند یافتہ امام صاحب نے اس پر مہر لگاتے ہوئے ایک کتابچہ تالیف کر کے وہ کارنامہ انجام دیا جو شاید پندرہویں صدی ہجری کے تمام جہلاء مل کر بھی نہ کر سکتے تھے۔

علاوہ ازیں ایک ثقہ راوی نے بتایا کہ میں نے جب حضرت خواجہ مظفر صاحب سے فقہی سیمینار بریلی شریف میں عدم شمولیت کی وجہ دریافت کی تو آپ نے کہا کہ ''اب میں نقاہت وکمزوری کے باعث شریک نہیں ہو پاتا ہوں۔'' واہ رے امام صاحب آپ لکھ رہے ہیں ''بیک جنبش قلم اجتماعی طور پر خارج کر دئے گئے'' اور صاحبِ معاملہ خود فرمائیں کہ کمزوری کے باعث شریک نہیں ہو پاتا ہوں۔ لہٰذا دوسرے علماء کی عدمِ شمولیت کی کیا وجہ رہی ہو اور آپ نے کیا بیان کی، یہ امر خود ہی آپ کی کذب بیانی پر شاہد ہے۔

بے جا خیال اور جھوٹ پر مبنی پورے کتابچے میں کہیں بھی کسی بھی فرد کی تحریر یا تقریر کو تو ذکر کیا نہیں بجز اس کے کہ ایسا کہتے ہیں، ایسا بولتے ہیں، ایسا سمجھتے ہیں، ارے امام صاحب! کہاں کہا، کہاں بولا، کہاں سمجھا، کچھ تو حوالہ دیا ہوتا! لیکن حوالہ دیتے بھی تو کہاں سے کہ یہ تو خود امام صاحب کے ذہن کی کوکھ کی پیداوار ہے۔ Market میں New جملے Launch ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۲۵ ر پر لکھتے ہیں۔

''اور ان جاہلوں اور انتہا پسندوں کا مزعومہ مسلک اُن کی نظر میں اتنا صحیح اور کھرا ہے کہ اعلیٰ حضرت وصدر الشریعہ وحجۃ الاسلام ومفتی اعظم ومحدث اعظم

وصدرالافاضل وغیرہم علیہم الرحمۃ والرضوان بھی گویا اُن کے معیار پر پورے نہیں اُترتے اورخودساختہ تصلب کو وہ اُن اکابر واسلاف اہل سنت کے دینی تصلب سے بھی بالاتر سمجھتے ہیں''۔

کس نے اور کہاں ایسا لکھا یا بولا یا سمجھا تحریر یا تقریر کچھ ذکر نہیں۔ واہ رے امام صاحب! آپ کا ذہن کیا مثل china ہے؟ کہ کچھ بھی Launch کئے جا رہا ہے۔ جس طرح china گھٹیا قسم کی اشیاء استعمال کرتا ہے آپ نے کہا میں بھی اس سے کم نہیں! گھٹیا جملے ہی استعمال کروں گا۔ اسی طرح پورے کتابچے کو دیکھ لیجئے صرف خیالی پلاؤ، سُنی سُنائی باتوں پر مبنی ہے۔ اب فیصلہ قارئین کے ہاتھ میں ہے کہ امام صاحب کی پیش کردہ حدیث ''**کفیٰ بالمرءِ کذباً ان یحدث بکل ماسمع**'' یعنی آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنی ہی بات کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سُنائی بات بیان کرتا پھرے۔ (الحدیث) خود اُن پر صادق آئی یا نہیں؟ اور اس حدیث کے پیش نظر وہ جھوٹے ٹھہرے یا نہیں؟

اب سنیے ایسے ہی کذابوں، مکاروں کے متعلق **اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

''مسلمانو! اس **مکر سخیف وکید ضعیف** کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا کہہ دیا فرماتے ہو کچھ ثبوت بھی رکھتے ہو کہاں کہہ دیا، کس کتاب، کس رسالے، کس فتوے، کس پرچے میں کہہ دیا۔ ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اُٹھا رکھا ہے دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے۔

مسلمانوں تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے **فاذلم یاتوا بالشهداء فاولئک عندالله هم الکاذبون** ۔ جب ثبوت نہ لاسکیں تو اللہ کے نزدیک

وہی جھوٹے ہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ)

صفحہ نمبر ۱۳/ پر جلی حروف میں لکھتے ہیں:

''صلح کلیت کے نشانات اور نمونے ہمارے قارئین کو مندرجہ ذیل تحریروں میں مل سکتے ہیں

میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقعہ ملے اُن کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہوں۔

ہمارے نزدیک شیعہ اور سنی میں کوئی امتیاز نہیں

سُنّی، شیعہ، وہابی وغیرہ کے درمیان بنیادی نہیں فروعی اختلافات ہیں''

اب میں امام صاحب سے پوچھتا ہوں کہ یہ نشانات اور نمونے صلح کلی ہیں یا کفری والحادی؟

کاش آپ نے اپنے نام کے ساتھ مصباحی نہ لکھ کر اشرفیہ کے ناک کان نہ کٹوائے ہوتے اور حضور محافظ مسلک اعلیٰ حضرت حافظِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی روح کو نہ تڑپایا ہوتا اور حیرت کی بات یہ کہ اسی کتابچے کے اسی صفحہ پر اُن نشانات اور نمونوں کو حاشیے میں کفری بھی لکھ مارا۔ اور علم عقائد کا جنازہ ہی نکال ڈالا۔

کیا آپ کے نزدیک صلح کلیت اور کفر کے درمیان کوئی امتیاز نہیں؟ کیا آپ کے نزدیک ہر صلح کلی کافر ہے؟

اُلجھے ہیں پاؤں یار کے زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

صفحہ نمبر ۳۹/ پر لکھتے ہیں:

یہ روش کچھ اچھی نہیں کہ دوسروں کی لغزشوں اور خطاؤں کی گرفت میں اتنی تیزی ہو کہ ایران توران کی ہر حرکت پر نظر ہو اور اپنے پاس پڑوس کی کوئی خبر نہ ہو۔

پہلے تو یہ گوش گذار کروائیے کہ مسجد اور حجرے کی چہار دیواری میں مقید آپ کسی کو کیسے کہہ سکتے ہیں کہ پاس پڑوس کی کوئی خبر نہیں؟ یا آپ نے بر بنائے الہام لکھا ہے؟۔ مگر پھر آپ کا قول کہ پاس پڑوس کی کوئی خبر نہیں آپ کے تخیلی الہام کے سلب کرنے کو کافی ہے۔ پھر آپ نے لکھا کہ دوسروں کی لغزشوں اور خطاؤں کی گرفت میں ایران توران کی تیزی۔ کی گرفت

تو جناب آپ ہی تیزی کی حد کو مقرر فرما دیجئے کہ کسی کی لغزش یا خطائیں کتنی تیزی ہونی چاہیے؟

پھر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:

''محدود فکر و خیال کے ساتھ غیر محدود مفادات و مصالح اہل سنت کا تحفظ کیونکر کیا جا سکتا ہے؟''

پھر کافی زور مار کر فرماتے ہیں:

''یہ سوال بڑا ہی اہم، بے حد توجہ طلب اور قابل غور ہے۔''

اب جب امام صاحب نے اس سوال پر اتنا زور دے مارا ہے تو خود کچھ لکھنے سے بہتر ہوگا کہ امام عشق و محبت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ مبارکہ جوان جیسے نقادوں، تبرّابازی کے علمبرداروں، کذب و بہتان کے قطب میناروں کے لئے مثل کرامت، سمجھیں تو ہدایت، نہ سمجھیں تو ہلاکت۔

ملاحظہ ہو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

''آج کل کفر و ارتداد و زندقہ والحاد کا گرم بازار ہے، ہر چہار طرف سے اللہ و رسول و قرآن پر گالیوں، تکذیبوں کی بوچھار ہے، کفر بکنے والوں سے گلہ نہیں۔ عجب عام مدعیان اسلام سے کہ اُن کے نزدیک اللہ و رسول و قرآن سے زیادہ ہلکی عزت کسی کی نہیں۔ اُن کے ماں باپ کو گالی دینا تو بڑی بات کوئی اُنہیں تُو تو کہہ دیکھے اور اللہ و رسول و قرآن پر گالیاں سُنتے ہیں، چھپتے، شائع ہوتے دیکھتے ہیں اور تیوری پر بل بھی نہیں آتا بلکہ گالیاں دینے والوں سے میل جول یارانے، دوستانے، بدستور رہتے ہیں، اُن کے اعزاز و اکرام القاب و آداب ویسے ہی منظور رہتے ہیں۔ صاف دل، کشادہ جبیں، گویا کسی نے کچھ کہا ہی نہیں نہیں نہیں! بلکہ اُلٹی اُن کی حمایت، اُنہیں بُرا کہنے والے سے بغض و عداوت، اُن کا حکمِ الٰہی کا ظاہر کرنے والا بے تہذیب بدلگام ہے، تنگ کُن دائرۂ اسلام ہے''

(فتاویٰ رضویہ شریف)

سُبحان اللہ! ارے امام صاحب غور سے پڑھئے اور کئی بار پڑھئے کہ حقیقۃً میرے امام عشق و محبت سیدی سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ' کا یہ فرمانِ عالیشان آپ کی پوری رسُلیا کے جواب کے لئے کافی ووافی ہے۔ کتنے واضح طور پر اعلائے کلمۃ الحق اور کفر والحاد کا رد و ابطال کرنے والوں کے خلاف پر پیگنڈہ کرنے والوں کو طنزیہ ارشاد فرما رہے ہیں:

''نہیں نہیں اُنہیں بُرا کہنے والے سے بغض و عداوت، اُن کا حکمِ الٰہی کا ظاہر کرنے والا بے تہذہب بدلگام ہے، تنگ کُن دائرۂ اسلام ہے۔''

یٰسین اختر نام ہے، مسلک اعلیٰ حضرت پر تبرّا کرنا کام ہے، قلم اُس کا بے لگام ہے۔ الغرض مولیٰ تبارک و تعالیٰ ایسے نام نہاد رئیس القلم پیشہ ور اماموں، مکاروں، عیاروں،

سے ہم تمام مسلمانانِ اہل سنت وتمام وابستگان سلاسل حقہ کا تحفظ فرمائے۔ آمین۔

ابھی چند ہی ماہ گذرے تھے کہ انہیں جیسے ناپاک فکر وخیال کے حامیوں نے ہمالۂ رضا سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہوتے اپنا انجام دیکھا تھا، اب جب اُن بکھرے ذرات نے کچھ مثل مکھی کے بیٹ کے وجود پایا پھر حملہ آور ہوئے۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود گرچہ با آدمی بزرگ شود

اب ذیل میں آیت من آیات اللہ، معجزۃ من معجزات رسول اللہ امام اہل سنت، مجدد اعظم دین وملت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رفیع الدرجت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک نذر قارئین ہے۔

''فلاحِ ظاہر حاشا اس سے وہ مراد نہیں کہ نرے ظاہر داروں کو مطلوب جن کی نظر صرف اعمالِ جوارح پر مقصود ظاہر احکام شرع سے آراستہ اور معاصی سے منزہ کرلیا اور متقی ومفلح بن گئے اگرچہ باطن ریا وعجب وحسد وکینہ وتکبر وحبِّ مدح وحبِّ جاہ ومحبتِ دنیا وطلب شہرت وتعظیم امراء وتحقیر مساکین واتباع شہوات ومداہنت وکفرانِ نعم وحرص وبخل وطول امل وسوئے ظن وعنادِ حق واصرار باطل ومکر وعذر وخیانت وغفلت وقسوت وطمع وتملق واعتمادِ خلق ونسیانِ خالق ونسیانِ موت وحیات علی اللہ ونفاق واتباع شیطان وبندگی نفس ورغبت بطالت وکراہت عمل وقلت خشیت وجزع وعدم خشوع وغضب للنفس وتساہل فی اللہ وغیرہا مہلکات آفات سے گندہ ہورہا ہو جیسے مزبلہ پر زربفت کا خیمہ اوپر زینت اور اندر نجاست پھر کیا یہ باطنی خباثتیں ظاہری صلاح پر قائم رہنے دیں گی حاشا معاملہ پڑنے دیجئے کون سی ناگفتنی ہے کہ نہ کہیں گے کون سی ناکردنی ہے کہ اُٹھا رکھیں گے اور پھر بدستور صالح عوام کی کیا گنتی آج کل بہت علمائے ظاہر اگرمتقی ہیں بھی تو اسی قسم

کے الامن شاء اللہ وقلیل ماھم ۔ میں اس سے زیادہ شرح کرتا مگر کیا فائدہ کہ حق تلخ ہوتا ہے اس سے نفع پانا اور اپنی اصلاح کی طرف آنا درکنار بتانے والے کے اُلٹے دشمن ہو جاتے ہیں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ ہزار اُف اس نام علم پر کہ آج کل بہت بے دین مرتدین اللہ ورسول کی جناب میں کیسی کیسی سخت گالیاں بکتے لکھتے چھاپتے ہیں ان سے کان پر جوں نہ رینگے کہیں بے پرواہی کہیں آرام خواہی کہیں نیچری تہذیب کہیں طمع کی تخریب کہیں ملاقات کا پاس کہیں اس کا ہراس کہ ان مرتدوں کا رد کریں مسلمانوں کو ان کا کفر بتائیں تو یہ سر ہو جائیں گے اخباروں اشتہاروں میں ہماری مذمتیں گائیں گے ہزاروں جھوٹے بہتان لگائیں گے کون اپنی عافیت تنگ کرے ان ناپاک وجوہ کے باعث وہاں خموشی اور خود ان سے اعمال میں خطا بلکہ عقائد میں غلطی ہو اسے کوئی بتائے تو اب نہ وہ تہذیب نہ آرام طلبی نہ بے پرواہی نہ سلامت روی بلکہ جامے سے باہر ہو کر جس طرح بنے اس کی عداوت میں گرم جوشی حق کا جواب نہ بن آئے تو عناد و مکابرہ سے کام لینا حتیٰ کہ کتابوں کی عبارتیں گڑھ لیں جھوٹے حوالے دل سے تراش لیں کہ کہیں اپنی ہی بات بالا رہے عوام کے سامنے شیخی کر کری نہ ہو یا وہ جو وعظ وغیرہ کے ذریعہ سے مل رہتا ہے اس میں کھنڈت نہ پڑے کیا اسی کا نام تقویٰ ہے! حاشا اللہ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگوئیوں کے مقابل وہ خواب خرگوش اور اپنے نفس کی بے جا حمایت میں یہ جوش وخروش تو یہ کہتا ہے کہ اللہ ورسول کی عظمت سے اپنے نفس کی عظمت دل میں سوا ہے اب اسے کیا کہیے سوا اس کے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

(فتاویٰ افریقہ)

اب زیرِ نظر قارئین اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت فاضل بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کا وہ فرمان عالیشان جو ہمدردانِ صلح کلیت کے منہ پر زوردار طمانچہ اور زبردست جوتا ہے۔ ملاحظہ ہو ارشاد فرماتے ہیں۔

''میرے وہ فنون جن کے ساتھ مجھے پوری دلچسپی حاصل ہے جن کی محبت عشق و شیفتگی کی حد تک نصیب ہوئی ہے وہ تین ہیں اور تینوں بہت اچھے ہیں ۔سب سے پہلا، سب سے بہتر، سب سے اعلیٰ، سب سے قیمتی فن یہ ہے کہ رسولوں کے سردار (صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ وعلیہم اجمعین) کی جنابِ پاک کی حمایت کے لئے اُس وقت کمربستہ ہو جاتا ہوں جب کوئی کمینہ وہابی گستاخانہ کلام کے ساتھ آپ کی شان میں زبان دراز کرتا ہے۔ میرے پروردگار نے اسے قبول فرمالیا تو وہ میرے لئے کافی ہے۔ مجھے اپنے رب کی رحمت سے اُمید ہے کہ وہ قبول فرمائے گا کیونکہ اس کا ارشاد ہے کہ میرا بندہ میری بابت جو گمان رکھتا ہے میں اس کے مطابق معاملہ فرماتا ہوں''۔ (الاجازات المتینہ)

سُبحان اللہ! کتنی خوبصورت تقدیم کے ساتھ فرما رہے ہیں کہ ''وہ فنون جن کے ساتھ مجھے پوری دلچسپی حاصل ہے جن کی محبت عشق و شیفتگی کی حد تک نصیب ہوئی ہے''۔

پھر فرماتے ہیں ''سب سے پہلا سب سے بہتر سب سے اعلیٰ سب سے قیمتی ردِّ دیابنہ و بدمذہباں ہے۔ آہ افسوس صد افسوس! وہی علم پاک جو میرے اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کے نزدیک سب سے بہتر، سب سے اعلیٰ، سب سے قیمتی محبوب تر ہے اُسی پر عمل پیرا ہو کر علمائے ربانیین اگر تبلیغ دین کریں تو آج کے صُلح کلی مزاج کے حامی مولوی اُن پر تبرا کریں، اُن پر کیچڑ اُچھالنے کی ناپاک کوششیں کریں۔ پھر طرفہ یہ کہ مسلک اعلیٰ حضرت کی

علمبرداری کا دعویٰ!۔

اب قارئین زیرِ نظر خانقاہِ برکاتیہ کا وہ پیغامِ حق جو ہر سنی صحیح العقیدہ کے دل کو معطر کردے گا اور ایمان کو جلا بخشے گا، ملاحظہ کریں۔

تاجدار مسند برکاتیہ مارہرہ مطہرہ قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین سیدنا شاہ ابوالحسین نوری میاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

''کوئی آزادی کا قائل، دہریت کا مائل، قیدِ مذہب لغو وفضول، امتیازِ مذہب باطل ومخذول، برخلاف حکم خداورسول سب بدمذہبوں سے اتفاق اتحاد مقبول، تمدن ترقی تہذیب روشنی قومی ہمدردی کے طویل دعویٰ پاس دین وحفظ مذہب پر تعصب نفسانیت خودکشی سرپھٹول کے فتوے پھر لطف یہ کہ سب حضرات یا اکثر اپنے آپ کو سُنّی ہی کہتے ہیں سنی ہی ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں تا سُنیت نہ شد زنبیل عیاراں شد، قہر یہ کہ زمانے کی ہوا دیکھ کر بہت دنیا پرست مولوی بھی اُسی راہ چلے ہیں اے سچے سنیو! عموماً اور اے برکاتی متوسلو! خصوصاً تم میں جو اپنا دین عزیز رکھتا ہو، جسے روزِ قیامت خداورسول روحانیت شریعت وسنت کو منھ دکھانا ہو، جسے حضرت صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ صاحب وحضرت غوث الزماں حضور اچھے میاں صاحب وحضرت دریائے رحمت مرشدی وجدی حضور آلِ رسول احمدی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علاقہ وتعلق رکھتا ہو وہ رافضیوں، نیچریوں، وہابیوں، غیر مقلدوں، دیوبندیوں، اِن مدعیانِ سنت گندم نما جوفروشوں حق پوشوں، باطل کوشوں کے سائے سے دور بھاگے۔ اُن کی زہریلی صحبت کو آگ جانے''۔

(ندوہ کا ٹھیک فوٹوگراف)

کیسا صاف ارشاد فرما رہے ہیں۔ ”قہر یہ کہ زمانے کی ہوا دیکھ کر بہت دنیا پرست مولوی بھی اُسی راہ چلے ہیں“۔ لہٰذا ان دنیا پرست مولویوں سے کیا گلہ! جنہیں فکر اسلام وسنیت کی نہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ کہیں وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں گستاخان خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم کا رد کیا تو مدرسے کا مہتمم اور جلسہ گاہ کی انتظامیہ اُن کا لفافہ ہلکا نہ کردے۔ اماموں کو فکر ہے کہ اراکینِ کمیٹی اُن سے ناراض نہ ہوجائیں۔ مگر لِلّٰہ سُنیو! خصوصاً وابستگانِ سلسلۂ برکاتیہ ورضویہ! اگر تمہیں شاہ برکت اللہ صاحب قبلہ مارہروی وحضور غوثِ زماں اچھے میاں صاحب مارہروی واعلیٰ حضرت عظیم المرتبت فاضل بریلوی وشہزادہ اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام وحضور مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کوئی علاقۂ محبت ہو اُن کی رضا وخوشنودی چاہتے ہو تو ان تمام گستاخوں سے دور بھاگو، اُن کی صحبتِ بد کو آگ جانو، صدق دل کے ساتھ اپنے مشائخِ کرام کا حکم مانو کہ اسی میں تمہاری بھلائی اور دنیا وآخرت کی کامیابی ہے۔ اور جو مولوی تمہیں اس کے خلاف بتاتا ہے، اس کے برعکس سمجھاتا ہے بزعم خود کتنا ہی بڑا رئیس القلم کیوں نہ ہو حقیقۃً جاہل اور تمہیں گمراہیت کی سمت لے جاتا ہے۔

اب ذیل میں چند فتاوی کو ذکر کیا جاتا ہے۔ دُعا ہے مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہمیں انہیں سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسئلہ: مسئولہ سید ایوب علی صاحب ساکن بریلی محلہ بہاری پور کسگران۔

جو شخص وہابیہ سے میل جول اور باہمی شادی بیاہ رکھتا ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ یہ وہابی ہے اس کے یہاں شادی بیاہ کر سکتے ہیں جب کہ یہ معلوم ہے کہ وہابیہ سے اس کا میل جول ہے۔ بینوا توجروا

الجواب:

وہابیہ سے میل جول رکھنے والا ضرور وہابی ہے کہ وہ وہابیہ کو گمراہ بددین نہیں جانتا تو خود گمراہ بددین ہے اس کے ساتھ مناکحت ہو ہی نہیں سکتی اور اگر اُن کو گمراہ بددین جانتا اور کہتا ہے پھر بھی اُن سے میل جول رکھتا ہے تو سخت فاسق بے باک ہے اس کی مناکحت سے احتراز چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: از شہر محلہ قراولان مسئولہ عبدالکریم خیاط قادری رضوی ۲۳ محرم ۱۳۳۹ ہجری۔

کیا ارشاد ہے شریعت مقدسہ کا اس مسئلہ میں کہ زید بدمذہبوں کے یہاں کا کھانا اعلانیہ کھاتا ہے بدمذہبوں سے میل جول رکھتا ہے مگر خود سنی ہے اس کے پیچھے نماز کیسی ہے اور اس کی تراویح سُننا کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

اس صورت میں وہ فاسق معلن ہے اور امامت کے لائق نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ شریف)

مسئلہ: از ریاست بھوپال ۴؍ ۱۳۰۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شہر بھوپال میں کچھ فرانسیسی کفار رہتے ہیں بعض اہل اسلام بے تکلف اُن کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں یہ فعل شرعاً کیسا ہے اور یہ مسلمان اگر منع کئے سے نہ مانیں اور باقی مسلمان اس وجہ سے ان کے ساتھ کھانے سے احتراز کریں تو بجا ہے یا بے جا۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

بیشک کفار سے ایسی مخالطت اور ان کے ساتھ ہم پیالہ وہم نوالہ ہونے سے بہت ضرور احتراز کرنا چاہیے خصوصاً جہاں اسلام ضعیف ہو شرع مطہر سے بہت دلائل اُس پر قائم جن کے بعض کہ اس وقت کی نظر میں ذہن فقیر میں متحضر ہوئے مذکور ہوتے ہیں۔

اول: قال اللہ عزوجل واما ینسینک الشیطٰن فلاتقعد بعدالذکریٰ مع القوم الظٰلمین ° اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو اور کافر سے بڑھ کر ظالم کون ہے قال اللہ جل جلالہٗ۔ فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذجاءہٗ الیس فی جھنم مثویً للکٰفرین ° اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے خدا پر جھوٹ باندھا اور سچ کو جھٹلایا جب وہ اس کے پاس آیا کیا نہیں ہے دوزخ میں کافروں کا ٹھکانا جب کافر حد درجہ کا ظالم ہوا اور ظالم کے پاس بیٹھنے سے منع فرمایا تو شیر وشکر وہم کاسہ ہونا تو اور بدتر ہے۔

دوم: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ۔ جو مشرک سے یکجا ہو اور اس کے ساتھ رہے وہ اسی مشرک کے مانند ہے رواہ ابوداؤد عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد حسن وعلقہ عنہ الترمذی۔

سوم: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا بریٔ من کل مسلم مع مشرک لاترٰی نارا ھما میں بے زار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو مسلمان اور کافر کی آگ آمنے سامنے نہ ہونا چاہیے) یعنی دوری لازم ہے فی النھایه قلت والحدیث نحوه عند ابی داؤد والترمذی بسند رجاله ثقات۔

چہارم: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتصاحب الا مؤمناً ولا یاکل طعامک الا تقی صحبت نہ رکھ مگر ایمان والوں سے اور تیرا کھانا نہ کھائیں مگر پرہیزگار۔ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی و ابن حبان والحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسانید صحاح۔

پنجم: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اماان یحذیک واما ان تبتاع منه واماان تجد منه ریحاً طیبةً ونافخ الکیر اماان یحرق ثیابک واما ان تجد منه ریحاً خبیثةً نیک ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھونک رہا ہے مشک والا یا تو تجھے مشک ویسے ہی دے گا یا تو اس سے مول لے گا اور کچھ نہ سہی تو خوشبو تو آئے گی اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔ رواہ الشیخان عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبک من سوادہٖ اصابک من دخانہٖ۔ یعنی بدوں کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دھواں جب بھی پہنچے گا۔ رواہ ابو داؤد والنسائی۔ حاصل یہ کہ اشرار کے پاس بیٹھنے سے آدمی نقصان اُٹھاتا ہے۔

ششم: حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاک وقرین السوء فانک بہ تعرف ۔ برے مصاحب سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر عن انس ابن مالك رضی الله تعالیٰ عنه یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست و برخواست ہوتی ہے لوگ اُسے ویسا ہی جانتے ہیں۔

ہفتم: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتبروا الصاحب بالصاحب آدمی کو اس کے ہم نشین پر قیاس کرو۔ رواہ ابن عدی عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهٗ۔

ہشتم: حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ لاتجالسوا اهل القدر ولاتفاتحوهم منکران تقدیر کے پاس نہ بیٹھو نہ اُنہیں اپنے پاس بٹھاؤ نہ اُن سے سلام کلام کی ابتدا کرو۔ رواہ احمد وابوداؤد والحاکم۔

نہم: حدیث میں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ اختارنی واختارلی اصحاباً وسیأتی قوم یسبونهم وینقصونهم فلاتجالسوهم ولاتشاربوهم ولاتواکلوهم ولاتناکحوهم ۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب واصہار پسند کیے اور قریب ایک قوم آئے گی کہ اُنہیں بُرا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تم اُن کے پاس مت بیٹھنا نہ اُن کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہت کرنا رواہ ابن حبان والعقیلی واللفظ لهٗ عن انس رضی الله تعالیٰ عنهٗ جب اہل بدعت اور اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بُرا کہنے والوں کے لئے یہ حکم ہیں تو اہل کفر اور عیاذاً باللہ خدا اور رسول کی جناب میں صریح گستاخیاں کرنے والوں کی نسبت کس قدر سخت حکم چاہیے۔

دہم: حدیث میں ہے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تقربوا الی الله ببغض اهل المعاصی والقوهم بوجوه مکفهرة والتمسوا رضاالله بسختهم وتقربوا الی الله بالتباعد عنهم ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو اہل معاصی کے بغض سے اور اُن سے تُرش روئی کے ساتھ ملو اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی اُن کی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی اُن کی دوری سے چاہو۔ رواه ابن شاهین کتاب الامراء عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ۔ کافروں سے بڑھ کر اہل معاصی کون ہے جو سراپا معصیت ہیں اور ان کے پاس حسنہ کا نام ہونا محال۔

یازدہم: تجربہ شاہد کہ ساتھ کھانا مورثِ محبت وداد ہوتا ہے اور کفار کی موالات سمِ قاتل ہے۔ قال الله تعالیٰ ومن یتولهم منکم فانه منهم جو تم میں اُن سے دوستی رکھے گا اُنہیں میں شمار کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ المرء مع من احب آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہے) یعنی حشر میں رواه احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن انس والشیخان عن ابن مسعود واحمد ومسلم عن جابر والترمذی عن صفوان بن عسال وابوداؤد نحوه عن ابی ذر وفی الباب عن علی وابی هریرة وابی موسیٰ رضی الله تعالیٰ عنهم ۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلاث احلف علیهن وعدمنها لایحب رجل قوماً الا جعله الله معهم ۔ میں قسم کھا کر فرماتا ہوں جو شخص کسی قوم سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُنہیں کا ساتھی بنادے گا۔ رواه احمد والنسائی والحاکم والبیهقی عن ام المؤمنین الصدیقه والطبرانی فی الکبیر وابو یعلیٰ عن ابن مسعود وایضاً فی الکبیر عن ابی امامة وفی الاوسط والصغیر عن امیر المؤمنین علی رضی الله

تعالیٰ عنھم باسانید جیاد ابوقرصافہ رضی اللہ عنہٗ کی حدیث میں ہے حضورِ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوماً حشرہ اللہ فی زمرتھم ۔ ہرقوم کے دوستوں کو اللہ تعالیٰ اُنہیں کے گروہ میں اُٹھائے گا۔ رواہ ایضاً فی المختارۃ والطبرانی فی الکبیر ۔

دوازدہم: بے شک یہ حرکت مسلمانوں کے لئے موجبِ نفرت ہوگی اور بلاوجہ شرعی مسلمانوں کو متنفر کرنا جائز نہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بشروا ولا تنفروا ۔ دل خوش کرنے والی بات کہو اور نفرت نہ دلاؤ۔ رواہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلم والنسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ۔

سیزدہم: اقل درجہ اتنا تو ہے کہ یہ بات سُننے والوں کو خوش نہ آئے گی اور ایسے فعل سے شرع میں ممانعت ہے حدیث میں آیا سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایاک وما یسوء الاذن بچ اُس بات سے جو کان کو بری لگے۔ رواہ احمد عن ابی الغاویۃ والطبرانی فی الکبیر وابن سعد فی الطبقات والعسکری فی الامثال وابن مندۃ فی المعرفۃ والخطیب فی المؤتلف عن امام الغاویۃ وابو نعیم فی المعرفۃ عن حبیب بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنھم وعبداللہ بن احمد فی الزائد والمعرفتان عن العاص بن عمر والطفاوی مرسلاً ۔

چہاردہم: مسلمانوں کے آگے معذرت کی طرف محتاج کرے گی اور عاقل کا کام نہیں کہ ایسی بات کا مرتکب ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وایاک وکل امر یعتذر منہ ۔ اُس بات سے بچ جس میں عذر کرنے کی عادت پڑے۔ رواہ ایضاً والدیلمی بسندِ حسن عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلت وفی الباب عن سعد بن ابی وقاص وعن ابی ایوب وعن جابر بن عبداللہ

وعن ابن عمر و عن سعدبن عمارة رضی الله تعالیٰ عنهم کمافضلناه فی کمال الاکمال۔

پانزدہم: صحبت قطعاً مؤثر ہے اور طبعیتیں سراقہ اور قلوب متقلب والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما سمی القلب من تقلبہ انما مثل القلب مثل ریشة بالفلاة تعلقت فی اصل شجرة تقلبها الریح ظهر البطن ۔دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ پہ ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں اُسے پلٹی دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی اُلٹا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهٗ وهوعند ابن ماجة بسند جید مختصراً اسی لئے مولوی معنوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؂

صحبت صالح ترا صالح کند　　صحبت طالح ترا طالح کند

تا توانی دور شواز یارِ بد　　یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زند　　یارِ بد بر جان و بر ایماں زند

یہ آفت سب سے اشد ہے ۔والعیاذ باللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔

بالجملہ بلاضرورت شرعیہ اس امر کا مرتکب نہ ہوگا مگر دین میں مداہن یا عقل مبائن۔ سُبحان اللہ کتنے شرم کی بات ہے کہ آدمی کے ماں باپ کو اگر کوئی گالی دے اس کی صورت دیکھنے کو روادار نہ رہے اور خدا اور رسول کو بُرا کہنے والوں کو ایسا یارِ غار بنائے۔ اناللہ وانا الیہ راجعونؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیه من ولدہٖ و والدہٖ والناس اجمعین ؐ تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اُسے اُس کی اولاد اور ماں باپ اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ رواہ احمد و البخاری

ومسلم ونسائی وابن ماجہ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ۔دلائل کثیر ہیں اور گوشِ شنوا کو اسی قدر کافی پھر جو نہ مانے سنگ دل ہے اور کافر آگ ،آگ کا ساتھ جو پتھر دے گا وہ خود اتنا گرم ہو جائے گا کہ آدمی کو اس سے بچنا چاہئے پس اگر اہل اسلام اُن لوگوں سے احتراز کریں کچھ بے جا نہ کریں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہٗ جل مجدہٗ اتم واحکم۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

سُبحان اللہ !ارے امام صاحب !غور سے پورے فتویٰ مبارکہ کو پڑھئے خصوصاً دوازدہم کو، ارشاد فرماتے ہیں۔ ''بیشک یہ حرکت (یعنی کفار کے ساتھ میل ملاپ) مسلمانوں کے لئے موجب نفرت ہوگی ۔یعنی کفار کے ساتھ کھانا پینا میل ملاپ کرنے پر مسلمان تم سے نفرت کریں گے اور بلا وجہ شرعی مسلمانوں کو متنفر کرنا جائز نہیں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بشروا ولا تنفروا دل خوش کرنے والی بات کہو اور نفرت نہ دلاؤ۔ پھر سیزدہم میں فرماتے ہیں اقل درجہ اتنا تو ہے کہ یہ بات (یعنی فرانسیسی کفار کے ساتھ میل ملاپ) سُننے والوں کے کان کو خوش نہ آئے گی اور ایسے فعل سے شرع میں ممانعت آئی ۔ یہ ہے بشروا ولا تنفروا کی حقیقی تشریح۔ مگر امام صاحب نے دائیں بائیں گھما پھرا کر کہاں پیش کی ہے!فلعنة الله علیٰ من اتبع الهویٰ.

مسئلہ:ا رجمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید جو کہ فی الحال امامت کرتا ہے وہ جا کر نوروز کو رافضی کے یہاں کھانا کھا آیا جب کہ ہم لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک کیا لوگوں نے اعتراض کرنا شروع کیا کہ امام کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ہم نے یہ کہا کہ رافضی کے یہاں کھانا پینا مجالست شریعت مطہرہ میں قطعاً حرام ہے۔اُن میں سے بعض لوگوں نے یہ کہا کہ زمانہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں یہودی نصرانی بھی تھے جبکہ اُنہوں نے حضور پُر نور شافع یوم نشور کی دعوت کی حضور نے قبول فرمایا اور تناول بھی فرمایا ہم نے یہ کہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی یہودی نصرانی کے یہاں تناول نہ فرمایا اُس کے اوپر اُنہوں نے کہا کہ رنڈی وسود خور وزانی کے یہاں بھی نہ کھانا چاہئے کیونکہ وہ بھی گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں۔اُس کے اوپر ہم نے کہا کہ رافضی و یہودی و نصرانی قطعی کافر ہیں اس لحاظ سے ہم کو اُن کے یہاں کھانا حرام ہے اور رنڈی وزانی وسود خور سب کے سب گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں۔آپ اس کا ثبوت دیجئے کہ کافر ہیں۔اس پر وہ کوئی ثبوت نہ لا سکے خاموش بیٹھے رہے اس سے معلوم ہوا کہ کافر اُن کے نزدیک بھی نہیں ہیں اب ہم کو بحکم شریعت زید کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور روافض وغیرہ کے یہاں کھانا کیسا ہے۔اس کا جوب بالتشریح والتوضیح وحوالہ کتاب تحریر فرمایئے ۔بینوا توجروا۔

الجواب:

زانی شرابی سود خور کے یہاں کھانا خلاف اولیٰ ہے مگر وہ کافر نہیں اور یہود و نصاریٰ کافر ہیں پھر یہود و نصاریٰ باوصف کفر کے کافر اصلی ہیں مرتد نہیں اور رافضی وہابی قادیانی نیچری چکڑالوی مرتد ہیں اور احکام دنیا میں مرتد سب کافروں سے بدتر ہے اور کافروں کو بادشاہِ اسلام جزیہ لے کر اپنے ملک میں رکھے گا بشرط جزیہ اُن کے جان ومال کی حفاظت کرے گا لیکن مرتد کو تین دن سے زیادہ زندہ نہ رکھے گا۔تین دن میں مسلمان ہو گیا تو بہت ورنہ سلطانِ اسلام اُسے قتل کر دے گا مرتد کے یہاں کھانا کھانے جانا اُس سے میل جول سب حرام ہے زید اگر جاہل ہے اور ناواقفی میں یہ حرکت اُس سے ہوئی اور اب معلوم ہونے پر علانیہ توبہ کرے تو خیر ورنہ وہ امامت کے قابل نہیں فوراً معزول کیا جائے۔قال اللہ تعالیٰ و لاتر کنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وقال تعالیٰ واما ینسینک

الشیطٰن فلاتقعد بعدالذکریٰ مع القوم الظّٰلمین ° واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ شریف)

مسئلہ: ۱۲ر صفر ۱۳۲۹ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر استاد وہابی ہو تو شاگرد اُس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب:

وہابی کے پیچھے نماز جائز نہیں اگرچہ اپنا استاد ہو بلکہ اُسے اُستاد بنانا ہی اُس کے حق میں زہر قاتل ہے بدتر ہے فوراً پرہیز کرے کہ صحبت بد آدمی کو بد بنا دیتی ہے۔ نہ کہ بد کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم اُن سے دور بھاگو اُن کو اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

ایسی مجلسیں مقرر کرنا گمراہی ہے اور اس میں شرکت حرام اور بدمذہبوں سے میل جول آگ ہے اور اس بڑی آگ کی طرف کھینچ کر لے جانے والا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے. وامایُنسینک الشیطٰن فلاتقعد بعدالذکریٰ مع القوم الظّٰلمین ° اور اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔ تفسیرات احمدیہ میں ہے دخل فیہ الکافر والمبتدع والفاسق والقعود مع کلھم ممتنع۔ اس آیت کے حکم میں ہر کافر مبتدع اور فاسق داخل ہے اور ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ° ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔ ان سے دور رہو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں،

کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ مسلمانوں کا ایمان ہے اللہ ورسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ جس بات کی طرف بلائیں یقیناً ہمارے دونوں جہاں کا اسی میں بھلا ہے اور جس بات سے منع فرمائیں بلاشبہ سراسر ضرر وبلا ہے۔ مسلمان صورت میں ظاہر ہوکر جوان کے حکم کے خلاف کی طرف بلائے یقین جانو کہ یہ ڈاکو ہے اس کی تاویلوں پر ہرگز کان نہ دھرو، رہزن جو جماعت سے باہر نکال کر کسی کو لے جانا چاہتا ہے ضرور چکنی چکنی باتیں کرے گا اور جب یہ دھوکے میں آیا اور ساتھ ہولیا تو گردن مارے گا مال لوٹے گا۔ شامت اس بکری کی کہ اپنے راعی کا اشارہ نہ سنے اور بھیڑیا جو کسی بھیڑ کی اون پہن کر آیا اس کے ساتھ ہولے۔ ارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں منع فرماتے ہیں وہ تمہاری جان سے بڑھ کر تمہارے خیر خواہ ہیں۔ حریص علیکم تمہارا مشقت میں پڑنا ان کے قلب اقدس پر گراں ہے عزیز علیہ ما عنتم واللہ وہ تم پر اس سے زیادہ مہربان ہیں جیسے نہایت چہیتی ماں اکلوتے بیٹے پر بالمؤمنین رؤف الرحیم ارے ان کی سنو اور ان کا دامن تھام لو ان کے قدموں سے لپٹ جاؤ۔ وہ فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم ان سے دور رہو ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ ابن حبان وطبرانی وعقیلی کی حدیث میں کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتؤاکلوھم ولاتشاربوھم ولاتجالسوھم ولاتناکحوھم واذا مرضوا فلاتعودوھم واذاماتو افلاتشھدوھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے پاس نہ بیٹھو ان سے رشتہ نہ کرو وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ مر جائیں تو جنازے پر نہ جاؤ نہ ان کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

(فتاویٰ رضویہ شریف)

جو جماعت اللہ و رسول کو گالیاں دینے والوں کی جماعت ہو اللہ و رسول اس سے بے زار و بری ہیں وہ ہرگز مسلمان کی جماعت کہلانے کا حق نہیں رکھتی، اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے جو احکام قرآن و حدیث کے دلائل و براہین کی روشنی میں ''خلافت کمیٹی'' کے متعلق دیئے تھے وہی ''پارلیمنٹ بورڈ'' کے متعلق ہیں۔

کیا عزیزانِ اہل سنت اس سے نابلد ہیں؟ کیا وہ ارشاداتِ عالیہ فراموش کردینے کے قابل ہیں؟ فقیر اپنے زاویۂ نگاہ سے ''پارلیمنٹ بورڈ'' کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے ساتھ تعاون و شرکت عمل، اس کی حمایت و اعانت کو مذہبی نقطہ نظر سے ناجائز و حرام جانتا ہے الیکشن کی اہمیت ہرگز ناسخ احکام شریعت نہیں ہوسکتی۔

(فتاویٰ حامدیہ از شہزادہ اعلیٰ حضرت فخر الانام حجۃ الاسلام
علامہ حامد رضا خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ)

اب آخر میں زیر نظر تحریر پُر تنویر محبوب العلماء ابوالظفر محبّ الرضا حضرت علامہ مولٰینا **محمد محبوب علی خاں** قادری برکاتی رضوی قدس سرہٗ کی نذر قارئین ہے۔

حضرت واثلہ بن اشقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ قلت یارسول اللہ ما العصبیۃ یعنی میں نے عرض کی یارسول اللہ عصبیت کیا ہے؟ قال ان تعین قومک علیٰ الظلم یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصبیت (تعصب) کی تعریف یہ ہے کہ تو اپنی قوم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھ کر بھی ان کی اعانت وامداد کرے رواہ ابو داؤد عنہ۔

سبحان اللہ! اس حدیث شریف میں عصبیت تعصب کی تعریف فرما کر پلپلوں، صلح کلیوں، بدمذہبوں کی دہن دوزی فرمادی کہ خود حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعصب یہ ہے کہ باطل پر کسی کی طرف داری کرے جیسے دیوبندی، نیچری، قادیانی ، رافضی ، خاکساری، مسلم لیگی، احراری وغیر ہم فرقۂ ناریہ اپنے طواغیت کی باطل پرستی پر طرف داری کررہے ہیں اور حق کا ساتھ دینا، حق بات کی طرف داری کرنا تعصب ہی نہیں بلکہ یہ اپنے عقائد حقہ پر پختگی وسلامت روی ہے اور یہ محمود ہے اور جو اس کو تعصب کہے وہ دین سے بے گانہ اور حضور رسول کریم کا مخالف اور بارگاہِ رسالت سے مردود ہے۔

عبادہ بن کثیر شامی ایک بی بی سے روایت کرتے ہیں جو کہ فلسطین کی رہنے والی ہیں اور ان کا نام فسیلہ ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سُنا کہ ''سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یارسول اللہ أ من العصبیۃ ان یحب الرجل قومہٗ قال لا ولٰکن من العصبیۃ ان ینصر الرجل قومہٗ علی الظلم ''یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، کیا یہ تعصب ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے فرمایا نہیں، تعصب یہ ہے کہ انسان ظلم وناحق پر اپنی اپنی قوم کی مدد کرے۔ (رواہ الامام احمد وابن ماجہ عنہٗ)

ان دونوں مبارک حدیثوں نے تعصب کو ظاہر کر دیا۔ جو آج کل پالیسی باز واعظ
لیکچرار مولوی کہا کرتے ہیں کہ علمائے اہلسنت وجماعت کثرہم اللہ تعالیٰ وایدہم بڑے
متعصب ہیں۔ اُن کا یہ کہنا سراسر ظلم وافترا ہے۔ کیونکہ ردِّ بد مذہباں تو محمود ہے۔ اور تعصب
یہ ہوا کہ ناحق پر طرف داری ومدد کی جائے تو حضرات علمائے اہل سنت کا دامن اس سے
پاک ہے۔ وہ تو حق پسند ہیں۔ ہاں وہ قائلین خود ان احادیثِ مبارکہ کی بنا پر متعصب ثابت
ہوگئے کہ باطل وناحق کی طرف داری کرر ہے ہیں۔ اور مدد پہنچا رہے ہیں اور اسی کو ان
حدیثوں میں تعصب بتایا گیا ہے۔

تفسیر عزیزی پارہ اول مطبوعہ محمدی لاہور صفحہ ۳۲۷ حضرت مولینا شاہ عبدالعزیز
صاحب محدث دہلوی آیت کریمہ **وقالوا قلوبنا غلف ،بل لعنهم الله بكفرهم
فقليلاً مايؤ منون** کے تحت فرماتے ہیں۔ ومعنی تصلب حق آنست کہ دین حق را بقوت بگیرد
وہرگز بدینے وآئینے نظر نہ کند وبہ تلبیسات شیاطین واستدراجاتِ جوگیہ ورہابین گوش نہ نہد وبہ سبب
ورودِ مصائب وامتحانات درحسنِ دین خود شک تردد پیدا نہ کند وایں امر محمود در جمیع ادیان ومطلوب
در ہر زمان ست ومعنی تعصب باطل آنست کہ بسببِ حمیتِ رسم خود یا ریاست خاندان خود بر مذہب
دیگر باوصف ظہور علامات حقیقت آں انکار نماید وبد خود را نیک ونیک غیر خود را بد داند وایں امر مردود
ومعیوب ست۔ یعنی تصلب حق کے معنی یہ ہیں کہ دینِ حق کو مضبوطی کے ساتھ پکڑلے اور کسی دوسرے
دین یا کسی دوسرے طریقے کی طرف ہرگز آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے۔ اور شیطانوں کے فریب سے
بھری ہوئی باتوں اور جوگیوں سادھوؤں کے استدراجی خوارق عادات کی طرف قطعاً کان نہ لگائے
اور مصیبتوں اور آزمائشوں کے آجانے کی وجہ سے اپنے سچے دین کی خوبی میں کسی طرح کا شک
وتردد ہرگز پیدا نہ ہونے دے اور یہ تصلب حق تمام ادیانِ الٰہیہ میں پسندیدہ ومحبوب اور ہر زمانے
میں مطلوب ومرغوب ہے۔ اور تعصب باطل کے معنی یہ ہیں کہ اپنی رسم یا اپنی خاندانی اعزاز کی

پاسداری کے سبب دوسرے مذہب کو اس کی حقانیت کے دلائل و براہین واضح ہو جانے کے بعد بھی اس سچے مذہب کو نہ مانے اور اس کا انکار کرے اور اپنے برے کو بھلا اور دین حق کے ماننے والوں کے بھلے کو برا جانے اور یہ تعصب باطل مردود و معیوب ہے۔ (اربعین شدت)